72328-ملازم کو انعام دینے اور حرام اشیاء والے ہوٹل میں ملازمت کا حکم

سوال

میں "شرم الشیخ" کے ایک ہوٹل میں ملازم ہوں، اور میرا کام ہوٹل میں آنے والے مسافروں کے بیگ وغیرہ اٹھانا ہے، میری تنخواہ بھی مقرر ہے اور اس کے ساتھ سات بخشش اور نسبت کے حساب سے بھی مجھے رقم حاصل ہوتی ہے، میں شراب نوشی وغیرہ کے متعلقہ کام تو نہیں کرتا میرا ہوٹل کے آفس کے ساتھ صرف بیگ وغیرہ اٹھانے کا معاہدہ ہے، میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ مجھے اس کے متعلق معلومات فراہم کریں، کیونکہ میں اپنے معاملہ میں پریشان ہوں؛ اس لیے کہ میں یہ کام چھوڑنا چاہتا ہوں اپنی تنخواہ اور بخشش اور نسبت سے حاصل کردہ مال کے ساتھ میں کوئی اپنا کاروبار شروع کرنا چاہتا ہوں، اور میرا ارادہ ہے کہ مال حلال ہو تا کہ اللہ تعالی اس میں برکت عطا فرمائے.
یہ علم میں رہے کہ ہوٹل میں آنے والے بعض اجنبی لوگ اپنے بیگ میں شراب بھی لاتے ہیں، بعض اوقات ہمیں اس کا علم ہوتا ہے، اور بعض اوقات علم نہیں ہوتا.
اور بہت سے سیاح حضرات کو ہوٹل کی آزادی پسند نہیں آتی جس کی بنا پر وہ ہوٹل چھوڑ کر چلے جاتے ہیں.

پسندیدہ جواب

آپ مبارکباد کے مستحق ہیں کہ آپ اپنے مال کو حلال بنانے کی رغبت رکھتے ہیں، اور اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے حلال کے ساتھ اپنے حرام سے غنی کردے، اور اپنے فضل کے ساتھ اپنے علاوہ ہر ایک سے غنی کردے.

رہا آپ کی تنخواہ اور ہوٹل کے مالک اور آپ کے مابین اتفاق کردہ تناسب کا مسئلہ تو اگر تو اصل میں وہ کام جس کی آپ اجرت لے رہے ہیں وہ شرعا مباح اور جائز ہے تو پھر اس میں کوئی اشکال نہیں ہے، اور اصل میں بیگ اٹھانا ایک مباح اور جائز کام ہے، لیکن جس بیگ کے متعلق آپ کو علم ہو کہ اس میں شراب ہے اس بیگ کو اٹھانا حرام ہے، بلکہ یہ کبیرہ گناہ میں شمار ہوتا ہے.

ابو داود رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالی نے شراب اور شراب نوشی کرنے والے، اور شراب پلانے اور شراب فروخت کرنے اور شراب خریدنے والے، اور شراب کشید کرنے والے، اور شراب کشید کروانے والے، اور شراب اٹھانے والے، اور جس کی طرف شراب اٹھا کر لے جائی لعنت فرمائی ہے"

سنن ابو داود حدیث نمبر (3674).

رہا مسئلہ بخشش کا تو یہ تین حالتوں سے خالی نہیں:

1-یا تو آپ اور ہوٹل کے مالک کے مابین اتفاق ہوا ہو کہ بخشش آپ کی ہے، تو اس حالت میں آپ کے لیے اس میں کوئی حرج نہیں.

2-اس طرح کے کام میں لوگوں کو علم ہو کہ مزدور کو کچھ نہ کچھ بطور بخشش دیا جاتا ہے، تو مالک کے علم میں ہو اور وہ اس پر راضی ہو تو آپ کے لیے یہ بخشش لینے میں کوئی حرج نہیں.

3-آپ کے مابین بخشش لینے میں کوئی اتفاق نہ ہوا ہو، اور نہ ہی لوگ آپ کے جیسے پیشہ میں بخشش دینے سے متعارف ہوں، اور نہ ہی آپ کو مالک کے رد فعل کا علم ہو کہ اگر اسے علم ہو جائے کہ آپ بخشش لیتے ہیں، یا پھر آپ کو اس کے رد عمل کا علم ہو کہ وہ آپ کے لیے صحیح نہیں، اور نہ ہی وہ آپ کے ایسا کرنے سے راضی ہوتا ہے، تو اس صورت میں یہ بخشش وہ

ہے جسے اہل علم "ملازمین کے تحائف" کا نام دیتے ہیں، اور یہ حرام ہے آپ کے لیے لینا حلال نہیں؛ کیونکہ حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے.

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو اسد کے ایک شخص جس کا نام ابن اللتبیۃ تھا کو زکاۃ اکٹھی کرنے کے لیے بھیجا، جب وہ زکاۃ اکٹھی کر کے لایا تو کہنے لگا : یہ تمہارا ہے، اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور اللہ تعالی کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا :

"اس اہلکار کی حالت کیا ہے جسے ہم کسی کام کے لیے روانہ کرتے ہیں تو وہ آ کر کہتا ہے : یہ آپ کا ہے، اور یہ میرا، تو وہ اپنے ماں باپ کے گھر ہی کیوں نہ بیٹھا رہا اور انتظار کرے کہ آیا اسے ہدیہ دیا جاتا ہے یا نہیں ؟

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ جو کچھ بھی لائے گا روز قیامت اسے اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے ہوگا، اگر وہ اونٹ ہے تو آواز نکال رہا ہوگا، یا گائے ہوگی تو وہ بھائیں بھائیں کر رہی ہوگی، یا پھر بکری ہوگی تو وہ ممیا رہی ہوگی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2457) صحیح مسلم حدیث نمبر (1832).

رہا یہ معاملہ کہ آپ یہ کام اور ملازمت جاری رکھیں یا چھوڑ دیں ؟

تو ایسے ہوٹل میں ملازمت کرنا جہاں اجنبی سیاح آتے ہوں فی ذاتہ حرام تو نہیں، لیکن جب وہ کسی حرام کام میں داخل ہو تو پھر وہ حرام ہو جائیگی، اور اس طرح کے ہوٹل شراب نوشی اور مرد و عورت کے حرام اختلاط، غنا و موسیقی، اور سوئمنگ پول.... وغیرہ سے خالی نہیں ہوتے اور آپ نے اس کی طرف آزادی کے الفاظ بول کر اشارہ بھی کیا ہے جو کہ ہوٹل میں موجود ہے، یہ چیز اس ہوٹل اور اس طرح کے دوسرے ہوٹلوں میں ملازمت کرنے کو حرام کر دیتا ہے، اور آپ نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ آپ گاہکوں کے بیگ اور بریف کیس وغیرہ اٹھاتے ہیں، جس میں شراب بھی ہو سکتی ہے، جو کہ آپ کی اس ہوٹل میں ملازمت حرام ہونے کو اور بھی قوی کر دیتا ہے.

اس بنا پر آپ کے لیے ضروری اور واجب ہے کہ آپ جتنی جلدی ہو سکے اس کام کو ترک کر کے کوئی ایسا کام تلاش کریں جس سے آپ کے دل کو راحت ملے، اور آپ مطمئن ہو کر روزی حاصل کریں، اور آپ کو اللہ سبحانہ وتعالی کے اس فرمان پر یقین ہونا چاہیے :

.{اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے روزی بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا}.الطلاق (3-2).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"بلاشبہ تو جو چیز بھی اللہ کے لیے چھوڑے گا تو اللہ تعالی اس کے بدلے تجھے اس سے بھی بہتر اور اچھی چیز مہیا فرمائیگا"

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے "حجاب المراۃ المسلمۃ" صفحہ (47) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور سوال نمبر (46704) کے جواب میں ایسا ہوٹل جہاں حرام کام ہوتے ہوں ملازمت کی حرمت کے متعلق بعض اہل علم کے فتاوی جات بیان ہو چکے ہیں، اور اسی طرح ایسے فلیٹ اور کمروں میں جہاں حرام کام ہوتے ہوں وہاں ملازمت کرنے کی حرمت بھی بیان ہوئی ہے اس لیے آپ اس جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اور سوال نمبر (82356) کے جواب میں ہم نے اس طرح کی جگہ کا حکم بیان کیا ہے جہاں آپ کام کر رہے ہیں، اس کا بھی مطالعہ کریں.

واللہ اعلم.